شفیق فاروقی

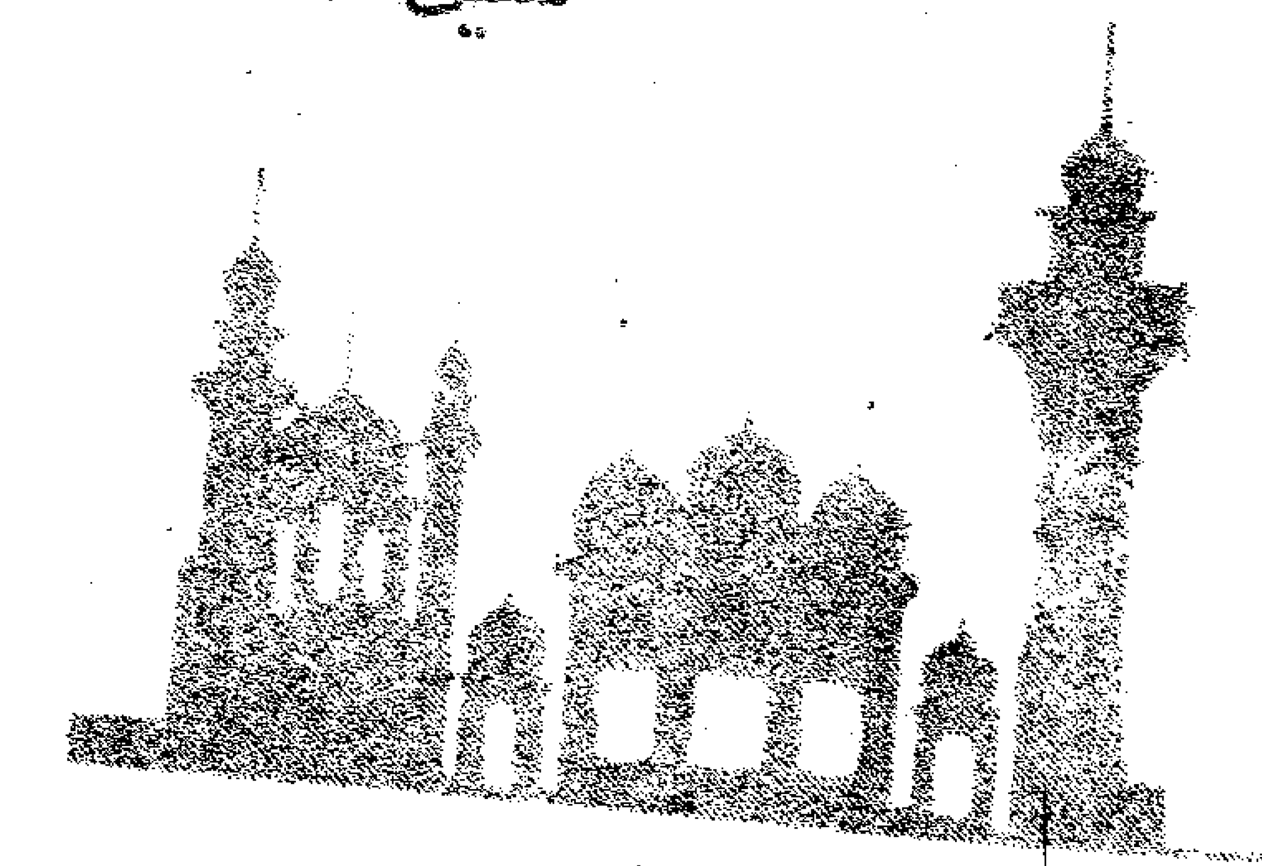

دار العلوم کے شب و روز

مولانا انظر شاہ کشمیری دارالعلوم دیوبند کے عظیم محدث علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری دیوبند سے تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو دارالعلوم دیوبند کے ماضی میں زبردست تاریخی کردار، اکابر اساتذہ حضرت شیخ الہندؒ، حضرت مدنیؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا اعزاز علیؒ اور ان کے تدریسی، تصنیفی، علمی اور مجاہدانہ کارناموں کا تذکرہ رہا۔ طلبہ کی خواہش پر مولانا انظر شاہ مدظلہ نے دارالحدیث میں ان سے خطاب بھی فرمایا جو الحق میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔

تقریر کے اختتام پہ دارالحدیث میں یہ منظر دیدنی تھا کہ مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیث سے اجازت حدیث کی درخواست کر رہے تھے۔ اور حضرت کا اصرار تھا کہ میں اس کا اہل ہی نہیں۔ مولانا کا اصرار ہی رہا۔

بالآخر حضرت نے اجازت حدیث مرحمت فرمائی۔

ڈاکٹر مصلح الدین کی آمد ۱۲/ اکتوبر ۱۹۸۲ء مشہور محقق اور سکالر جناب ڈاکٹر مصلح الدین مشیر صدر پاکستان برائے دینی تعلیم (سابقاً مقیم حیدرآباد دکن انڈیا) تشریف لائے۔ دارالعلوم کے دفتر میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی اور حضرت سے فلسفہ و ریاضی کے اہم مباحث پر گفتگو کی اور محظوظ ہوئے۔

موتمر المصنفین، دفتر الحق، کتب خانہ، درسگاہوں، رہائش گاہوں اور دارالافتاء کا معائنہ فرمایا۔ اور مولانا سمیع الحق کی معیت میں دارالعلوم کے شعبہ مڈل سکول کی کلاسوں میں بھی گئے۔ اور دارالعلوم کے کاموں پر دلی مسرت کا اظہار فرمایا۔ وہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:

"اس درسگاہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا انتظام نہایت ہی پرخلوص اشخاص کے ہاتھ میں ہے اور طلبہ کی رہائش کا اہتمام بوجوہ احسن انجام پا رہا ہے۔"

چینی علماء اور مسلمانوں کی آمد ۱۳/ اکتوبر چینی مسلمانوں کا ایک وفد جو فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد پاکستان آیا ہے۔ اور جو ملک کا دورہ کر رہا ہے۔ پروگرام کے مطابق دارالعلوم حقانیہ آیا۔ حضرت شیخ الحدیث

دامت برکاتہم اس وقت ترمذی شریف کا درس دے رہے تھے۔ وفد کے ارکان پہنچنے کے بعد والہانہ طور پر سیدھے دارالحدیث میں تشریف لے گئے۔ اور حضرت کے درس حدیث میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ درس حدیث سے فراغت کے بعد مہمانوں نے حضرت مدظلہ سے پرتپاک مصافحہ کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم کی طرف سے استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ حضرت مدظلہ استقبالیہ کلمات میں فرمایا۔

" آج یہ ساعت نہایت خوشی، مسرت اور شادمانی کی ساعت ہے کہ اس ملک سے جس کے بارے میں " اطلبوا العلم ولو کان بالصین " کہا گیا ہے کے معزز علماء اور مسلمان تشریف لائے ہیں چین جیسا وسیع اور بڑا ملک پاکستان کے ساتھ بہترین و مضبوط تعلقات اور حد سے زیادہ دوستی و محبت کے رشتہ میں منسلک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چین نے آپ جیسے قابل، لائق اور فائق اہل علم حضرات کو پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے ملنے اور ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ ہم بھی آپ حضرات کے حالات معلوم کرنے کے آرزومند تھے۔ اس ضمن میں دو سال قبل میرا بیٹا سمیع الحق بھی چین گیا تھا اور مسلمانوں کے حالات اور تفصیلات وہ مجھے سناتے رہے اور آپ لوگوں کے دور دراز علاقوں میں جاکر وہ بے حد خوش تھا۔ ہماری حسرت تھی کہ ہم اپنے ان بھائیوں کو دیکھیں اور ملاقات کریں۔ تو آپ حضرات کا ہم پر حد سے زیادہ احسان ہے کہ آپ نے قدوم میمنت سے مشرف فرمایا۔ ہم آپ کی آمد کے بہت ہی شکر گذار اور ممنون ہیں۔ حضرت مدظلہ العالی نے افغانستان کی جنگ آزادی میں چین کے تعاون پر حکومت کو بے حد سراہا اور دعا فرمائی۔ کہ پاک چین تعلقات اور مضبوط ہوں اور یہ طائفہ اور علماء کی یہ جماعت دین کی اور اسلام کی حفاظت کے لئے وہاں جاکر دین اسلام کی اشاعت کرے اور چینی مسلمانوں کو نشاۃ ثانیہ نصیب ہو۔ اور بہتر سے بہتر طریقے پر وہ مذہب اسلام پر کاربند رہ سکیں۔"

چینی وفد کے قائد جناب عبدالرحیم لیتیب نے جوابی تقریر میں حضرت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔

ہمیں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اور موجودہ تمام طلبہ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ دارالعلوم دیکھ کر ہم بہت متاثر ہوئے۔ ہم مولانا کی پرجوش دوستانہ تقریر کا شکریہ ادا کرتے ہیں ہم آپ سے یہاں سیکھنے آئے ہیں ہم مدرسہ دیکھیں گے۔ آپ کو دیکھیں گے اور آپ سے سیکھیں گے۔

چین اور پاکستان خاص کر مسلمانوں کی دوستی مضبوط اور اٹل ہے جو کافی عرصہ سے چلی آتی ہے اور انشاءاللہ روز بروز بڑھتی جائے گی۔

اس کے بعد دارالعلوم کے تمام شعبہ جات کو تفصیل سے دیکھا۔ کتب خانہ میں کتابیں بالخصوص قدیم قلمی نسخے دیکھ